REGD. No. L. 5254

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون نمبر ۴۹ تار کا پتہ۔ ڈیلی الفضل ربوہ

جلد ۵۰/۱۵ ۲۵ نبوت ۱۳۴۰ ہش ۲۵ نومبر ۱۹۶۱ء نمبر ۲۷۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۲۴ نومبر بوقت ۹ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ رات نیند ٹھیک آگئی۔ اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔ کل بھی حضور بعد نماز عصر کچھ وقت کے لئے سیر کی غرض سے باغ میں تشریف لے گئے۔

احباب جماعت التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ کو اپنے فضل سے جلد شفائے کامل عطا فرمائے۔ آمین

فرانس اپنی فوج کو ایٹمی ہتھیاروں سے پوری طرح مسلح کرنے کا فیصلہ کر چکا ہے

یہ فوج ملک کے دفاع کی ہر طرح ذمہ وار ہوگی۔ صدر ڈیگال کا اعلان

پیرس ۲۴ نومبر۔ فرانس کے صدر جنرل ڈیگال نے کل سٹراس برگ میں ایک تقریر کرتے ہوئے اعلان کیا کہ فرانس نے فوج کو خود اپنے ایٹمی ہتھیاروں سے پوری طرح مسلح کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ فوج ملک کے دفاع کی ہر طرح ذمہ وار ہوگی، اور اس کا ایٹمی ہتھیاروں سے پوری طرح مسلح ہونا اس بات کی ضمانت ہوگی کہ فوج دفاع کی اس ذمہ داری کو ادا کرنے کی پوری اہلیت رکھتی ہے۔ الجزائر کا ذکر کرتے ہوئے صدر ڈیگال نے کہا میں نے الجزائر کے مسئلہ کا جو حل حق خود اختیاری کی بنا پر پیش کیا ہے، پارلیمنٹ اور عوام نے اس کی تائید کر دی ہے۔ حق خود اختیاری کے سوا کوئی دوسری پالیسی اختیار کرنا ممکن نہ تھا۔ سٹراس برگ میں صدر ڈیگال کی حفاظت کے بہت سخت انتظامات کئے گئے تھے۔

ڈھاکہ میں دریائی جہازوں کی گودی بنانے کا فیصلہ

یہ گودی ڈیڑھ سال کے اندر مکمل ہو جائیگی

ڈھاکہ ۲۴ نومبر۔ حکومت نے مشرقی پاکستان میں دریائی جہاز رانی کو بہتر بنانے کے لئے ڈھاکہ میں کشتیوں کی ایک گودی بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ خیال ہے کہ یہ گودی ۱۸ ماہ کے اندر مکمل ہو جائیگی۔ اس امر کا انکشاف دریائی ٹرانسپورٹ کے ادارہ کے چیئرمین نے کیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ دریائی جہاز رانی کی حالت کو بہتر بنانے کے لئے حکومت کی طرف سے آجکل سروے ہو رہا ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ مشرقی پاکستان میں ۲۸۰۰ میل لمبے دریائی راستوں پر چلنے والی ۳ لاکھ کشتیوں میں موٹر لگائے جائیں گے۔ تاکہ دریائی سفر میں مزید سہولت پیدا ہو سکے۔ اور سفر زیادہ حفاظت کے ساتھ بعجلت طے ہو سکے۔

— برلن ۲۴ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ مشرقی اور مغربی جرمنی کی سرحد پر روسی حکام نے ایک امریکی فوجی ٹرین روک لی ہے۔ (بقیہ اگلے کالم ۲۲)

بھارت کو ۲ ½ کروڑ ڈالر کے تین ترقیاتی قرضے

واشنگٹن ۲۴ نومبر۔ بین الاقوامی ترقیاتی ادارے نے بھارت کی زرعی پیداوار میں ترقی کے تین منصوبوں کے لئے سوا دو کروڑ ڈالر کے تین ترقیاتی قرضے دیئے ہیں۔ ۸۰ لاکھ ڈالر اڑیسہ کے سالندی منصوبہ ۵۴ لاکھ ڈالر صوبہ گجرات کے شترونجی منصوبہ اور ایک کروڑ ڈالر پنجاب میں سیلاب سے بچاؤ اور پانی کی نکاسی کے منصوبوں کے لئے ہیں۔ ان منصوبوں کی ادائیگی زرمبادلہ کی صورت میں پچاس سال میں ہوگی۔ اور ان پر کوئی سود نہیں لیا جائے گا۔

ہو ئے بتایا کہ امریکی فوجی ٹرین پر مشرقی جرمنی کا ایک سٹیو رڈ ہوا ہے۔ اس میں انہوں نے اس ٹرین کو سرحد پار جانے سے روک لیا ہے۔

سعودی عرب نے قاہرہ سے اپنا سفیر واپس بلا لیا

ریاض ۲۴ نومبر۔ کل یہاں اعلان کیا گیا ہے کہ شاہ سعود اور ان کی حکومت کے خلاف متحدہ عرب جمہوریہ کے اخبارات اور ریڈیو کے پروپیگنڈے پر احتجاج کے طور پر سعودی عرب نے قاہرہ سے اپنا سفیر واپس بلا لیا ہے۔ شاہ سعود آج کل بوسٹن کے ایک ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ اور خیال کیا جاتا ہے کہ انہوں نے امریکہ روانہ ہونے سے قبل سعودی سفیر محمد المرشد کو قاہرہ سے واپس بلانے کا فیصلہ کیا تھا۔ معلوم ہوا ہے کہ متحدہ عرب جمہوریہ نے سعودی عرب میں اپنے سفیر حافظ المشہود کو مشورے کے لئے ریاض سے قاہرہ بلا لیا ہے۔

نیا دار الحکومت قومی اتحاد کی جانب ایک قدم ہے

راولپنڈی ۲۴ نومبر۔ وزیر ایندھن۔ بجلی اور قدرتی وسائل مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے کل شام ریڈیو پاکستان سے نشر کردہ ایک تقریر میں کہا کہ اسلام آباد کے نئے دار الحکومت کا قیام قومی اتحاد کی جانب ایک اور قدم ہے۔ مسٹر بھٹو نے کہا کہ انقلابی حکومت کے قیام سے قبل ملک میں حقیقی معنوں میں کوئی دار الحکومت نہیں تھا۔ اس لئے کوئی مستحکم مرکزی حکومت قائم نہ ہو سکی۔ اور قوم کو متحد کرنے کا کوئی مرکز بھی قائم نہ ہو سکا۔

پشاور شہر ۵۰ سال میں جھیل بن جائیگا

پشاور ۲۴ نومبر۔ پشاور کے بنیادی جمہوریت کے ایک رکن نے اس اندیشے کا اظہار کیا ہے کہ زیر زمین پانی کی سطح میں اضافہ سے اگلے تیس یا پچاس برس میں پشاور شہر ایک جھیل بن جائے گا۔

محترمہ امۃ الکریم صاحبہ اہلیہ محترم قاضی عبد المجید صاحب مرحوم کی وفات

انا للہ وانا الیہ راجعون

محترمہ امۃ الکریم صاحبہؓ اہلیہ محترم قاضی عبد المجید صاحبؓ مرحوم آف قاضی فیملی امرتسر حضرت قاضی تاج الدین صاحب مرحومؓ کی صاحبزادی تھیں مورخہ ۱۹ نومبر ۱۹۶۱ء بارہ بجے دو پہر ربوہ میں بعمر ۷۶ سال وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مورخہ ۲۰ نومبر ۱۹۶۱ء کو نماز ظہر کے بعد حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں مقامی احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ علاوہ ازیں قاضی فیملی کے بیشتر افراد نے مختلف مقامات سے ربوہ پہنچ کر نماز جنازہ میں شرکت کی۔ حضرت میاں صاحب نے جنازہ کو کندھا بھی دیا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ لہٰذا جنازہ مقبرہ بہشتی لے جایا گیا۔ جہاں آپ کی نعش قطعہ صحابہ میں سپرد خاک کی گئی۔ قبر تیار ہونے پر حضرت قاضی محمد عبد اللہ صاحب نے دعا کرائی۔

مرحومہ کو صحابیات میں شمولیت کا شرف حاصل تھا۔ آپ ۱۸۹۲ء میں بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئی تھیں اور قاضی فیملی میں احمدیت

(باقی صفحہ ۔)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۵ نومبر ۱۹۶۱ء

تحریکِ وقفِ جدید عالمگیر تحریک بننے کے امکانات رکھتی ہے

احباب نے الفضل میں یہ اعلان پڑھا ہے کہ ۳ دسمبر تا ۱۲ دسمبر تک وقف جدید کا عشرہ منایا جائے گا۔ چاہیئے کہ دوست سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی اس خاص تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ کیونکہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس تحریک کے متعلق خاص جوش کا اظہار فرمایا ہے۔ اور یہاں تک بھی فرمایا کہ آپ اپنی جائداد بھی اس پر لگا دیں گے۔ اس سے ظاہر ہے کہ وقف جدید کی تحریک آپ کو بہت پیاری ہے۔ اور آپ اس کی کامیابی کے لئے ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے تیار ہیں

"کوئی دینی کام بغیر قربانی کے سرانجام نہیں پاتا" یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس کو آج جماعت احمدیہ کے فدائیوں سے زیادہ کوئی نہیں سمجھ سکتا۔ جتنا کوئی مقصد اہم ہوتا ہے۔ اتنی ہی زیادہ قربانی کا وہ طالب بھی ہوتا ہے۔ وقف جدید درحقیقت ایک ایسی تحریک ہے کہ اگرچہ اس کا آغاز نہایت غریبانہ طریق سے کیا گیا ہے۔ مگر بلحاظ نتائج کے جو اس سے مترتب ہوں گے۔ یہ تحریک وسیع ترین ثابت ہوگی۔ اس کا آغاز عوامی تعلیم و تربیت کی بنیادیں استوار کرنے سے کیا گیا ہے ظاہر ہے کہ جو کام بنیادوں سے شروع کیا جائے ضروری ہے کہ ان بنیادوں کو نہایت محکم اور استوار بنایا جائے۔ تمام دینی تحریکیں اسی طرح شروع ہوتی ہیں۔ پہلے پہل وہ نہایت کمزور معلوم ہوتی ہیں۔ لیکن چونکہ الٰہی منشاء کے مطابق ہوتی ہیں۔ اس لئے قدرتی طریق پر بڑھتی پھولتی اور پھیلتی ہیں۔ یہاں تک کہ آخر اس کی شاخیں ہر طرف سایہ فگن ہو جاتی ہیں۔ دینی تحریکوں کو ہمیشہ پہلے اللہ تعالیٰ کا ایک بندہ شروع کرتا ہے۔ خاصی مدت تک وہ بالکل بے بس نظر آتا ہے۔ مگر آہستہ آہستہ اس ایک بندے کے ساتھی پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور آخر وہ کامیاب ہو جاتا ہے۔

وقف جدید کی تحریک کی یہ خوبی کہ اس کو بالکل ابتدائی حالت سے شروع کیا گیا ہے نہایت اہم ہے۔ اور احباب کو چاہیئے کہ زیادہ سے زیادہ اس تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے آگے آئیں۔ بلحاظ دوسری کامیاب تحریکوں کے یہ تحریک آسان ترین بھی ہے۔ کم از کم آٹھ آنے ماہوار چندہ ایک احمدی کے لئے ہرگز گراں نہیں ہونا چاہیئے۔ یہ اتنا خفیف اور ہلکا بوجھ ہے کہ غریب سے غریب دوست بھی اس کو بخوشی اٹھا سکتا ہے۔ یہ بوجھ تقریباً روزانہ ایک پیسہ کے برابر ہے۔ اب ایسا کون شخص ہے جو آجکل کے زمانہ میں روزانہ ایک پیسہ بھی خرچ نہیں کر سکتا آج ایک پیسہ کی قیمت ہی کیا ہے آج تو ایک آنہ بلکہ ایک روپیہ کی بھی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ اس لئے یہ توقع کرنا بے جا نہیں ہے۔ کہ کوئی غریب سے غریب دوست بھی اس قربانی کے ثواب سے محروم نہیں رہنا چاہیئے۔

یہ بات دھیان میں رکھنی ضروری ہے کہ قربانی خواہ ایک پیسہ کی ہو۔ یا لاکھوں روپوں کی بلحاظ ثواب کے یکساں حیثیت رکھتی ہے۔ بشرطیکہ انسان اپنی حیثیت کو مدنظر رکھ کر قربانی کرے۔ ویسے تو احمدی دوستوں میں خدا کے فضل سے قربانی کا مادہ اتنا زیادہ ہے کہ وہ اکثر اپنی حیثیت سے بڑھ کر قربانی کرتے ہیں۔ تاہم یہ بات اپنی جگہ پر صحیح ہے کہ قربانی کا ثواب حیثیت کے مطابق ہوتا ہے۔ ایک شخص جس کے پاس ایک روپیہ ہے۔ اگر وہ ایک پیسہ کی قربانی کرتا ہے۔ اور دوسرا جس کے پاس ایک لاکھ روپیہ ہے اور وہ ایک ہزار روپیہ دیتا ہے۔ تو یقیناً ایک پیسہ دینے والے کی قربانی دوسرے سے زیادہ بھاری ہے۔ اور اس کا ثواب زیادہ ہے۔

پھر قربانی کی نیت بھی بڑی چیز ہے۔ اگر نیک نیتی اور اخلاص سے ایک پیسہ دیا جائے۔ تو وہ لاکھوں کی ایسی داد و دہش پر بھاری ہے جس کے پیچھے خلوص نہ ہو۔ بلکہ صرف نام و نمود کے لئے ایسا کیا جائے۔ نام و نمود کے معنے یہ ہیں کہ زیادہ روپیہ دینے سے دینے والے کے پیش نظر اپنی شہرت کا خیال یا کوئی اور خود غرضی کام کرتی ہو۔ لیکن اگر زیادہ قربانی اس نیت سے علی الاعلان کی جائے۔ کہ دوسروں کو بھی تحریک ہو۔ اور جس کام کے لئے قربانی کی جا رہی ہے۔ اس کو مدد ملے۔ اور ایسی اعلانیہ قربانی کو خلوص پر مبنی ہی سمجھا جائے گا۔ اور اس کا ثواب زیادہ ملے گا۔

یہ اللہ تعالیٰ کی مرضی ہے کہ وہ جماعت سے اپنا کام لے رہا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ جماعت اپنی حیثیت سے بڑھ چڑھ کر قربانی کی عادی ہے یہی وجہ ہے کہ جماعت آج دنیا میں جو دینی کام کر کے دکھا رہی ہے کوئی دوسری جماعت اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ جماعت کی قربانی سے مخالفین تک متاثر ہیں۔ ذیل میں "صدق جدید" لکھنؤ کا ایک نوٹ ۳ نومبر ۱۹۶۱ء کے پرچہ سے نقل کیا جاتا ہے۔ مدیر صدق جدید "قابل رشک امتیاز" کے زیر عنوان تحریر فرماتے ہیں:۔

"انسائیکلو پیڈیا امریکانا میں مستشرق جرجی کے قلم سے

"ہندوستان کی تحریک احمدیت جس کے مرکز قادیان اور لاہور ہیں قرآن کو روئے زمین کے انتہائی سروں تک پہونچا رہی ہے۔ یورپ افریقہ اور دونوں امریکاؤں میں اس کے مبلغوں نے قرآن کی ایسی تعبیریں پیش کر دی ہیں جو متمدن قوموں کی توجہ جذب کر لینے کے قابل ہیں۔ (انسائیکلو پیڈیا امریکانا جلد ۱۶ ص ۵۲۲)

کتنی زیادہ خوشی ہوتی اگر خدمت قرآنی کا یہ قابل رشک امتیاز ہماری اپنی کسی جماعت، ندوہ، دیوبند وغیرہ کے حصہ میں آیا ہوتا"۔

ہم یہاں صاف کہہ دینا چاہتے ہیں کہ اگر یہ جماعتیں ایسا کام کرتیں تو اس سے ہم کو ان سے بھی زیادہ خوشی ہوتی۔ مگر یہ بھی تو سوچنے والی بات ہے۔ کہ جماعت احمدیہ اتنا کام کیوں کر پائی ہے۔ اور دوسری جماعتیں کیوں نہیں کر سکیں۔ اس کی وجہ یہی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کے ارکان میں قربانی کا مادہ دوسری جماعتوں سے بہت بڑھا ہوا ہے۔ ایسا کیوں ہے اس لئے کہ جماعت احمدیہ جو کام کر رہی ہے۔ اس پر اسکو پورا پورا ایمان ہے۔ وہ علیٰ وجہ البصیرت یہ سمجھتی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اس کام کے لئے اس زمانہ میں کھڑا کیا ہے۔ دوسری مسلمان جماعتیں اس لئے یہ کام نہیں کر سکیں کہ ان کو اپنے کام پر وہ یقین اور ایمان حاصل نہیں۔ اس لئے جماعت احمدیہ ایک ایک پیسہ خلوص نیت سے دیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس میں برکت ڈال دیتا ہے اور آج وہ باوجود کم مائگی کے ساری اسلامی جماعتوں سے آگے بڑھ گئی ہے۔ جماعت احمدیہ میں یہ ایمان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذات بابرکات کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔ جماعت احمدیہ نے آپکو مسیح موعود مانا ہے۔ اور وہ نشانات اپنی آنکھوں سے دیکھے ہیں جو الٰہی جماعتیں دیکھ کر وہ کام سرانجام دیتی ہیں۔ جن کو آج دنیا حیرت سے دیکھتی ہے۔ کہنے کو تو آج بھی شاعرانہ انداز سے کہہ لیا جاتا ہے کہ ؎

مشرق کا سر اٹھ کر مغرب سے جا ملیگا

چین و عرب ہمارا ہندوستاں ہمارا
مسلم ہیں ہم وطن ہے سارا جہاں ہمارا

مگر کر کے دکھانا کارے دارد والا معاملہ ہے کر کے وہی دکھاتا ہے جس کے تن بدن میں آگ لگی ہوئی ہو۔ جو مجنوں وار میدان عمل میں کود سکتا ہو۔ دین کے لئے ایسی تڑپ اللہ تعالیٰ ہی بخشتا ہے۔ آج جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے یہ تڑپ فراوانی کی ہے۔ سوچنا چاہیئے کہ دین کے لئے یہ تڑپ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ ہی کو کیوں دی ہے۔ ہاں سوچنا چاہیئے یہ تڑپ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو اس لئے دی ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس جماعت کو احیاء و تجدید اسلام کے لئے کھڑا کیا ہے۔ اس لئے وہ ہر ممکن قربانی کر رہی ہے اور صرف قرآن کریم کے تراجم ہی دنیا میں نہیں پھیلا رہی۔ بلکہ تمام دنیا کے کناروں پر مساجد بھی تعمیر کر رہی ہے۔ اور کفر گڑھوں میں گھس کر اسلام کا پیغام پہنچا رہی ہے۔

یہ باتیں ہم کسی فخر کے لئے نہیں لکھ رہے بلکہ اس لئے لکھ رہے ہیں کہ دنیا اپنی آنکھیں کھولے اور اس معجزہ کو دیکھے۔ یہ معجزہ یونہی نہیں ہو رہا۔ بلکہ اس کے پیچھے اللہ تعالیٰ کا ہاتھ کام کرتا ہوا صاف نظر آ رہا ہے۔ یہ اس کا فضل ہے کہ جو تحریک بھی جماعت احمدیہ کا امام شروع کرتا ہے وہ کامیاب ہو کر رہتی ہے۔ اگر خدا تعالیٰ کا ہاتھ اس کے پیچھے نہ ہوتا۔ تو خواہ جماعت کتنی بڑی ہوتی اور کتنی متمول ہوتی۔ یہ کام کبھی نہ کر سکتی۔

اس لئے ہم پُرامید ہیں کہ تحریک وقف جدید بھی ضرور کامیاب ہوگی۔ اور جب یہ اپنی منصوبہ وسعتوں کے ساتھ کامیاب ہوگی اور یقیناً ہوگی۔ تو اس وقت ساری تحریکیں اس تحریک کا جزو بن جائیں گی۔ وقف جدید کی تحریک کو عالمگیر امکانات کے ساتھ نہایت ابتدائی حالتوں سے شروع کیا گیا ہے۔ اس کی بنیادیں محکم اور استوار کرنے کے لئے احمدیوں کو سر دھڑ کی بازی لگانا ہے۔ یقیناً یہ قطرہ قطرہ ایک دن ذخار سمندر بن جائے گا۔

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۱۹۶۱ء

مورخہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۶۱ء کو ربوہ میں منعقد ہوگا

احباب جماعت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ حسب سابق امسال بھی مورخہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۶۱ء کو بمقام ربوہ منعقد ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ۔

احباب جماعت ابھی سے عزم کر لیں کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر اس جلسہ کی عظیم الشان برکات سے مستفیض ہوں گے۔

(ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

وصیت کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اہم ارشادات

مرسلہ مکرم قاضی عبدالرحمٰن صاحب سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ ربوہ

ذیل میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک تقریر اخبار الحکم مجریہ ۱۰ر جنوری ۱۹۰۶ء سے افادۂ عام کے لئے درج کی جاتی ہے جو وصیت کی اغراض پر روشنی ڈالتی ہے اور موصی اصحاب کو اعمالِ صالح بجا لانے کی طرف راہنمائی کرتی ہے ؁

فرمایا:۔

غرض جب خدا تعالیٰ نے مجھ پر ظاہر کر دیا کہ اب تھوڑے دن باقی ہیں تو اسی لئے میں نے وہ تجویز سوچی جو قبرستان کی ہے اور یہ تجویز میں نے محض اللہ تعالیٰ کے امر اور وحی سے کی ہے اور اسی کے امر سے اس کی بنا ڈالی گئی ہے کیونکہ اس کے متعلق عرصہ سے مجھے خبر دی گئی تھی۔ میں جانتا ہوں کہ یہ تجویز بھی بہت سے لوگوں کے لئے ابتلاء کا موجب ہوگی لیکن اس بناء سے غرض یہی ہے کہ تا آنے والی نسلوں کے لئے ایک ایسی قوم کا نمونہ ہو جو صحابہ کی تھا اور تا لوگ جانیں کہ وہ اسلام اور اس کی اشاعت کے لئے فدا شدہ تھے۔ ابتلاؤں کا آنا ضروری ہے اس سے کوئی بچ نہیں سکتا۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا آمنا وھم لا یفتنون۔ یعنی کیا لوگ گمان کر بیٹھے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان سے اتنی ہی بات پر راضی ہو جائے کہ وہ کہدیں کہ ہم ایمان لائے حالانکہ وہ ابھی امتحان میں نہیں ڈالے گئے اور پھر دوسری جگہ فرماتا ہے

لن تنالوا البر حتّٰی تنفقوا مما تحبّون۔

یعنی اس وقت تک تم حقیقی نیکی کو حاصل ہی نہیں کر سکتے جب تک تم اس چیز کو خرچ نہ کرو گے جو تم کو سب سے زیادہ عزیز اور محبوب ہے۔

اب غور کرو کہ حقیقی نیکی اور رضائے الٰہی کا حصول ان باتوں کے بغیر ممکن ہی نہیں تو پھر نری لاف گزاف سے کیا ہو سکتا ہے؟ صحابہ کا یہ حال تھا کہ ان میں سے مثلاً ابوبکر رضی اللہ عنہ کا وہ قدم اور صدق تھا کہ سارا مال ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے اس کی کیا وجہ تھی؟ یہ کہ خدا تعالیٰ کے لئے زندگی وقف کر چکے تھے اور انہوں نے اپنا کچھ نہ رکھا تھا۔ مومن کی بھلائی کے دن پہلے آتے ہیں تو ایسے موقعوں پر جبکہ ان کو کچھ خرچ کرنا پڑے خوش ہوتا ہے وہ جانتا ہے کہ وہ جوہر صدق و صفا جو اب تک چھپے ہوئے تھے ظاہر ہوں گے۔ برخلاف اس کے منافق ڈرتا ہے اس لئے کہ وہ جانتا ہے اب اس کا نفاق ظاہر ہو جائے گا۔ یہ قبرستان کا امر بھی اسی قسم کا ہے۔

قبرستان کا اعلان کیوں ہوا؟

مومن اس سے خوش ہوں گے اور منافقوں کا نفاق ظاہر ہو جائے گا۔ میں نے اس امر کو جب تک تواتر سے مجھ پر نہ کھلا پیش نہیں کیا۔ اس میں تو کچھ شک ہی نہیں کہ آخر ہم سب مرنے والے ہیں۔ اب غور کرو کہ جو لوگ اپنے بعد اموال چھوڑ جاتے ہیں وہ اموال ان کی اولاد کے قبضے میں آتے ہیں۔ مرنے کے بعد انہیں کیا معلوم اولاد کیسی ہو؟ بعض اوقات اولاد ایسی شریر اور فاسق فاجر نکلتی ہے کہ سارا مال شراب خانوں اور زناکاری میں اور ہر قسم کے فسق و فجور میں تباہ کیا جاتا ہے اور اس طرح پر وہ مال بجائے مفید ہونے کے مضر ہوتا ہے اور چھوڑنے والے پر عذاب کا موجب ہوتا ہے۔ جبکہ یہ حالت ہے تو پھر کیوں تم اپنے اموال کو ایسے موقع پر خرچ نہ کرو جو تمہارے لئے ثواب اور فائدے کا باعث ہو۔ اور وہ یہی صورت ہے کہ تمہارا مال دین کا ہی حصہ ہو۔ اس سے فائدہ یہ ہوگا کہ اگر تمہارے مال میں دین کا بھی حصہ ہے تو اس بدی کا تدارک ہو جائے گا جو اس مال کی وجہ سے پیدا ہوتی ہو یعنی جو بدی اولاد کرتی ہے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم اس بات کو خوب یاد رکھو کہ جیسا کہ قرآن مجید میں بیان فرمایا ہے اور ایسا ہی دوسرے نبیوں نے بھی کہا ہے یہ سچ ہے کہ دولت مند کا بہشت میں داخل ہونا ایسا ہی ہے جیسے اونٹ کا سوئی کے ناکے میں سے داخل ہونا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کا مال اس کے لئے بہت سی روکوں کا موجب ہو جاتا ہے اس لئے اگر تم چاہتے ہو کہ تمہارا مال تمہارے واسطے ہلاکت اور ٹھوکر کا باعث نہ ہو تو اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو اور اسے دین کی اشاعت اور خدمت کے لئے وقف کرو۔

سچا مومن کون ہے

یقیناً یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک وہی مومن اور جنت میں داخل ہوتا ہے جو دین کو دنیا پر مقدم کرے جب کہ وہ بیعت کرتے وقت کہتا ہے اگر وہ دنیا کی اغراض کو مقدم کرتا ہے تو وہ اس اقرار کو توڑتا ہے اور خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ مجرم ٹھہرتا ہے۔ پس اسی غرض سے یہ اشتہار (الوصیت) میں نے خدا تعالیٰ کے اذن سے دیا ہے۔ سچی بات یہ ہے ؎

سالِ دیگر را کہ می داند حساب

لیکن جبکہ خدا تعالیٰ کی متواتر وحی نے مجھ پر کھولا کہ وقت قریب ہے اور اجلِ مقدر کا الہام ہوا تو میں نے اللہ تعالیٰ ہی کے اشارہ سے یہ اشتہار (الوصیت) دیا تا کہ آئندہ کے لئے اشاعتِ دین کا سامان ہو اور تا لوگوں کو معلوم ہو کہ آمنّا و صدّقنا کہنے والوں کی عملی حالت کیا ہے؟ یقیناً سمجھو کہ جب تک انسان کی عملی حالت درست نہ ہو زبان کچھ چیز نہیں۔ یہ نری لاف گزاف ہے۔ زبان تک جو ایمان رہتا ہے اور دل میں داخل ہو کر اپنا اثر عملی حالت پر نہیں ڈالتا وہ منافق کا ایمان ہے۔ سچا ایمان وہی ہے جو دل میں داخل ہو اور اس کے اعمال کو اپنے اثر سے رنگین کر دے سچا ایمان ابوبکر اور دوسرے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا تھا جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال تو مال جان تک کو دیدیا اور اس کی پروا نہ کی۔ جان سے بڑھ کر اور کوئی چیز نہیں ہوتی مگر صحابہ نے اسے بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر قربان کر دیا۔ انہوں نے کبھی اس بات کی پروا بھی نہیں کی کہ بیوی بیوہ ہو جائے گی یا بچے یتیم رہ جائیں گے۔ بلکہ وہ ہمیشہ اسی آرزو میں رہے کہ خدا کی راہ میں ہماری زندگیاں قربان ہوں۔ مجھے ہمیشہ خیال آتا ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت کا نقش دل پر ہو جاتا ہے کہ کیسی بابرکت وہ قوم تھی اور آپ کے قوتِ قدسیہ کا کیسا قوی اثر تھا کہ اس قوم کو اس مقام تک پہنچا دیا۔ غور کر کے دیکھو کہ آپ نے ان کو کہاں سے کہاں پہنچا دیا۔ ایک حالت اور وقت ان پر ایسا تھا کہ تمام محرمات ان کے لئے شیرِ مادر کی طرح تھیں۔ چوری۔ شراب خوری۔ زنا۔ فسق و فجور سب کچھ تھا لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فیضِ صحبت اور تربیت سے ان پر وہ اثر ہوا اور ان کی حالت میں وہ تبدیلی پیدا ہوئی کہ خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کی شہادت دی اور کہا کہ اللہ اللہ فی اصحابی۔

صحابہ کا نمونہ اور اسوہ

گویا وہ بشریت کا چولہ اتار کر مظہر اللہ ہو گئے تھے اور ان کی حالت فرشتوں کی سی ہو گئی تھی جو یفعلون ما یؤمرون کے مصداق ہیں۔ ٹھیک ایسی ہی حالت صحابہ کی ہو گئی تھی۔ ان کے دلی ارادے اور نفسانی جذبات کُل دور ہو گئے تھے۔ ان کا اپنا کچھ رہا ہی نہیں تھا۔ نہ کوئی خواہش تھی نہ آرزو۔ بجز اس کے کہ اللہ تعالیٰ راضی ہو اور اس لئے وہ خدا کی راہ میں بکریوں کی طرح ذبح ہو گئے۔ قرآن شریف ان کی حالت کے متعلق فرماتا ہے۔ منھم من قضٰی نحبہٗ ومنھم من ینتظر وما بدّلوا تبدیلا ط

یہ حالت انسان کے اندر پیدا ہو جانا آسان بات نہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں جان دینے کو آمادہ ہو جائے مگر صحابہ کی حالت بتاتی ہے کہ انہوں نے اس فرض کو ادا کیا۔ جب انہیں حکم ہوا کہ اس راہ میں جان دیدو پھر وہ دنیا کی طرف نہیں جھکے پس یہ ضروری امر ہے کہ تم دین کو دنیا پر مقدم کر لو۔

جماعت میں کون داخل ہے

یاد رکھو! اب جس کا اصول دنیا ہے اور پھر وہ اس جماعت میں شامل ہے خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ اس جماعت میں نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہی اس جماعت میں داخل اور شامل ہے جو دنیا سے دست بردار ہے۔ یہ کوئی مت خیال کرے کہ میں ایسے خیال سے تباہ ہو جاؤں گا۔ یہ خدا شناسی کی راہ سے دور لے جانے والا خیال ہے۔ خدا تعالیٰ کسی شخص کو جو محض اسی کا ہو جاتا ہے ضائع نہیں کرتا بلکہ وہ خود اس کا متکفل ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کریم ہے جو شخص اس کی راہ میں کچھ کھوتا ہے وہی پاتا ہے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کو پیار کرتا ہے اور انہیں کی اولاد بابرکت ہوتی ہے جو خدا کے حکموں کی تعمیل کرتا ہے۔ اور یہ کبھی نہیں ہوا اور نہ ہوگا کہ خدا تعالیٰ کا

سچا فرمانبردار ہو وہ یا اُس کی اولاد تباہ و برباد ہو جاوے۔ دنیا اُن لوگوں کی ہی برباد ہوتی ہے جو خدا تعالیٰ کو چھوڑتے ہیں اور دنیا پر جھکتے ہیں۔ کیا یہ سچ نہیں ہے؟ کہ ہر امر کی طناب اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ اس کے بغیر کوئی مقدمہ فتح نہیں ہو سکتا۔ کوئی کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی۔ اور کسی قسم کی آسائش اور راحت میسر نہیں آ سکتی۔ دولت ہو سکتی ہے مگر یہ کون کہہ سکتا ہے کہ مرنے کے بعد بیوی اور بچوں کے ضرور کام آئے گی؟ ان باتوں پر غور کرو اور اپنے اندر ایک نئی تبدیلی پیدا کرو۔

غرض

مجھے افسوس ہوتا ہے۔ جب میں جماعت کو دیکھتا ہوں کہ یہ ابھی کھوڑے بھی ابتلاء کے لائق نہیں۔ وجہ یہ ہے کہ ابھی تک وہ قوت ایمانی پیدا نہیں ہوئی جو ہونی چاہیئے۔ ابھی تک جو تعریف کی جاتی ہے وہ خدا کی ستاری کرا رہی ہے۔ لیکن جب کوئی ابتلاء اور آزمائش آتی ہے تو وہ انسان کو ننگا کر کے دکھا دیتی ہے۔ اس وقت وہ مرض جو دل میں ہوتی ہے اپنا پورا اثر کر کے انسان کو ہلاک کر دیتی ہے۔ فی قلوبھم مرض فزادھم اللہ مرضا۔ یہی مرض ابتلا ہی کے وقت بڑھتی اور اپنا پورا زور دکھاتی ہے۔ خدا تعالیٰ کی یہی عادت ہے کہ وہ دلوں کی مخفی قوتوں کو ظاہر کر دیتا ہے جو شخص اپنے اندر ایک نور رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا صدق اور اخلاص ظاہر کر دیتا ہے۔ . . . .

. . . .

. . . . اور جو دل میں خبث اور شرارت رکھتا ہے اس کو بھی کھول کر دکھا دیتا ہے اور کوئی بات چھپی ہوئی نہیں رہ سکتی۔

یقیناً سمجھو! کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ لوگ پیارے نہیں جن کی پوشاکیں عمدہ ہوں۔ وہ بڑے دولتمند اور خوش خور ہوں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ پیارے ہیں جو دین کو دنیا پر مقدم کر لیتے ہیں اور خالص خدا ہی کے لئے ہو جاتے ہیں۔ پس تم اس امر کی طرف توجہ کرو نہ پہلے امر کی طرف اگر میں جماعت کی موجودہ حالت پر ہی نظر کروں تو مجھے بہت غم ہوتا ہے کہ ابھی بہت ہی کمزور حالت ہے اور بہت سے مراحل باقی ہیں جو اس نے طے کرنے ہیں۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر نظر کرتا ہوں جو اُس نے مجھ سے کئے ہیں تو میرا غم امید سے بدل جاتا ہے۔ منجملہ اس کے وعدوں کے ایک یہی ہے جو فرمایا

وجاعل الذین اتبعوک

فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ

یہ تو سچ ہے کہ وہ میرے متبعین کو قیامت تک میرے منکروں اور مخالفوں پر غلبہ دیگا لیکن غور طلب بات یہ ہے کہ متبعین میں ہر شخص محض میرے ہاتھ پر بیعت کرنے سے داخل نہیں ہو سکتا جب تک اپنے اندر وہ اتباع کی پوری کیفیت پیدا نہیں کرتا۔ متبعین میں داخل نہیں ہو سکتا۔ پوری پوری پیروی جب تک نہیں کرتا۔ ایسی پیروی کہ گویا اطاعت میں فنا ہو جائے اور نقش قدم پر چلے۔ اس وقت تک اتباع کا لفظ صادق نہیں آتا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے ایسی جماعت میرے لئے مقدر کی ہے جو میری اطاعت میں فنا ہو۔ اور پورے طور پر میری اتباع کرنے والی ہو اس سے مجھے تسلی ملتی اور میرا غم امید سے بدل جاتا ہے۔ مجھے اس بات کا غم نہیں کہ ایسی جماعت نہ ہو گی؟ نہیں جماعت تو ضرور ہو گی اس لئے کہ خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے۔ ایسے لوگ ضرور ہوں گے۔ مگر غم اس بات کا ہے کہ ابھی جماعت کچی ہے اور پیغام موت آ رہا ہے۔ گویا جماعت کی حالت اُس بچہ کی سی ہے جس نے ابھی دو چار روز دودھ پیا ہو اور اس کی ماں مر جائے۔"

"حضرت حجۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مُنہ سے جس وقت یہ جملے نکلے ان میں کچھ ایسا درد اور رقت تھی کہ اس نے سامعین کو بیقرار کر دیا اور کئی آدمی جو اخر ضبط نہ کر سکے پھوٹ پھوٹ کر رو پڑے۔" (ایڈیٹر)

(منقول از اخبار الحکم جلد ۱۰ نمبرا صلہ مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۰۶ء)

"یقیناً یاد رکھو کہ خدا ہے اور مر کر اس کے حضور ہی جانا ہے۔ کون کہہ سکتا ہے کہ سال آئندہ کے انہی دنوں میں ہم میں سے یہاں کون ہو گا؟ اور کون آگے چلا جائے گا؟ جبکہ یہ حالت ہے اور یہ یقینی امر ہے تو پھر کس قدر بدقسمتی ہو گی اگر اپنی زندگی میں قدرت اور طاقت رکھتے ہوئے اس اصل مقصد کے لئے سعی نہ کریں؟ اسلام تو ضرور پھیلے گا اور وہ غالب آئے گا کیونکہ خدا تعالیٰ نے ایسا ہی ارادہ فرمایا ہے مگر مبارک ہوں گے وہ لوگ جو اس اشاعت میں حصہ لیں گے۔ یہ خدا تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے جو اُس نے تمہیں موقعہ دیا ہے۔ یہ زندگی جس پر فخر کیا جاتا ہے ہیچ ہے اور ہمیشہ کی وہی زندگی ہے جو مرنے کے بعد عطا ہو گی ہاں یہ سچ ہے کہ وہ اسی دنیا اسی زندگی سے شروع ہو جاتی ہے اور اس کی تیاری بھی یہاں ہی ہوتی ہے۔

غرض یہ ہوا کہ خدا تعالیٰ نے مجھ پر یہ ظاہر کیا تھا کہ ایک بہشتی مقبرہ ہو گا۔ گویا اس میں وہ لوگ داخل ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کے علم اور ارادہ میں جنتی ہیں۔ پھر اس کے متعلق الہام ہوا انزل فیھا کل رحمۃ اس سے کوئی نعمت اور رحمت باہر نہیں رہتی۔ اب جو شخص چاہتا ہے کہ وہ ایسی رحمت کے نزول کی جگہ میں دفن ہو کیا عمدہ موقع ہے کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم کرے اور اللہ تعالیٰ کی مرضی کو اپنی مرضی پر مقدم کرے یہ صدی جس کے ۲۳ سال گزرنے کو ہیں گذر جائیگی اور اس کے آخر تک موجودہ نسل سے کوئی نہ رہے گا اور اگر ملمّا ہو کر رہا تو کیا فائدہ؟ اللہ تعالیٰ نے فرماتا ہے کہ تم اپنا صدقہ پہلے بھیجو۔ یہ لفظ صدقہ کا صدق سے لیا گیا ہے جب تک اللہ تعالیٰ کی راہ میں کوئی کامل نمونہ اپنے صدق اور اخلاص کا نہیں دکھاتا لاف زنی سے کچھ بن نہیں سکتا۔ الوصیۃ اشتہار

میں جو میں نے حصہ جائداد کی اشاعت اسلام کے لئے وصیت کرنے کی قید لگائی ہے میں نے دیکھا ہے کہ کل بعض نے ۱/۳ کر دی ہے۔ یہ صدق ہے جو ان سے کراتا ہے اور جب تک صدق ظاہر نہ ہو کوئی مومن نہیں کہلا سکتا تم اس بات کو مت بھولو کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کے بغیر جی ہی نہیں سکتے۔ چہ جائیکہ موت سر پر ہو۔ طاعون کا موسم پھر آ رہا ہے۔ زلزلہ کا خوف الگ دامن گیر ہے۔ وہ تو بڑا ہی بے وقوف ہے جو اپنے آپ کو امن میں سمجھتا ہے امن میں تو وہی کہلا سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ کا سچا فرمانبردار اور اس کی رضا کا جویاں ہے۔ ایسی حالت میں بے بنیاد زندگی کیساتھ دل لگانا کیا فائدہ؟"

(الحکم ۱۴ جنوری ۱۹۱۰ء صہ و صہ)

شکریہ احباب

(از محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس)

۹ ستمبر کو میں بیمار ہوا۔ ۱۳ ستمبر کو میرا اپنڈے سائٹس کا اپریشن ہوا۔ ڈیڑھ ماہ مجھے ہسپتال لاہور میں رہنا پڑا۔ اور ۱۰ نومبر کو میں واپس ربوہ پہنچا۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے زخم مندمل ہو چکے ہیں اور میں نے دفتر جانا بھی شروع کر دیا ہے۔

میری بیماری کے عرصہ میں پاکستان کے مختلف شہروں سے اور بعض بیرونی ممالک سے بھی دوستوں کے خطوط ملے۔ جن میں دوستوں نے یہ خبر دیتے ہوئے کہ آپ کی صحت کے لئے دعائیں کر رہے ہیں۔ میری صحت کے متعلق دریافت کیا تھا۔ اسی طرح لاہور کے بہت سے دوست اور بعض وہ دوست بھی جو دوسرے شہروں سے لاہور آتے رہے۔ عیادت کے لئے میو ہسپتال آیا کئے اور اب لاہور سے ربوہ واپس آنے کے بعد بھی دوستوں کی طرف سے صحت پر مبارکبادی کے خطوط آ رہے ہیں۔ میں ان تمام دوستوں کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ ان سب کو ہر قسم کی مصائب اور مشکلات اور بیماریوں سے اپنی حفاظت میں رکھے۔ آمین۔

میں ایک نوجوان عبدالکریم کا بالخصوص شکریہ ادا کرتا ہوں جو مکرم چوہدری منور لطف اللہ صاحب ایڈووکیٹ لاہور کے دفتر میں کام کرتے تھے ان کی اور چوہدری ثناء اللہ صاحب کی تحریک پر میری خدمت کے لئے ہسپتال آتے رہے۔ اپریشن کے ابتدائی ایام میں مجھے سخت تکلیف تھی اور حد درجہ کمزوری تھی ان دنوں یہ نوجوان ایک ماہ تک ہر روز رات کو گیارہ بجے سے صبح تک میرے پاس کرسی پر بیٹھے رات گذارتے تھے اس نوجوان کی خدمت کا میں تہ دل سے شکر گذار ہوں اور میں تمام دوستوں سے اس کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اُسے دینی و دنیوی ترقیات عطا فرمائے۔ آمین۔

انٹرمیڈیٹ کالج گھٹیالیاں (ضلع سیالکوٹ)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے منظور ہو گیا ہے

یہ اطلاع خوشی کے ساتھ دی جا رہی ہے کہ انٹرمیڈیٹ کالج گھٹیالیاں کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن کی طرف سے منظور کر لیا گیا ہے (بحوالہ چِٹھی نمبر ۱۴۹۷ مورخہ ۱۶ نومبر ۱۹۶۲ء) اس سلسلے میں احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ آئندہ سے اس ادارے کا نام "انٹرمیڈیٹ کالج گھٹیالیاں" ہو گا۔ ہائر سیکنڈری سکول نہیں۔ کیونکہ اس میں صرف کالج کی کلاسز فرسٹ ایئر اور سیکنڈ ایئر (آرٹس) شامل ہوں گی۔ (عبدالسلام اختر ایم اے پرنسپل انٹرمیڈیٹ کالج گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ)

حضرت مسیح موعود زمرۂ انبیاء میں

غیر مبائعین کے سامنے شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری کی شہادت

(از محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل)

آج کل اخبار پیغام صلح میں جناب شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری کے لمبے لمبے مضامین اس عنوان پر شائع ہو رہے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام زمرۂ انبیاء میں شامل نہ تھے۔ آپ مسیح موعود ہونے کے باوجود محض ایک ولی ہیں۔ درحقیقت تو یہ کوئی علمی مسئلہ نہیں اور نہ ہی قابل بحث بات ہے کیونکہ امت محمدیہ چودہ سو برس سے جس مسیح موعود کی منتظر رہی ہے اس کے متعلق اجماع یہی ہے کہ وہ نبی ہے اور وہ زمرۂ انبیاء میں شامل ہے۔ سلف صالحین میں بعض وجوہ سے اس بات میں تو اختلاف ہوا ہے۔ کہ آنے والا مسیح موعود امت محمدیہ کا کوئی فرد ہوگا یا وہ عیسےٰ بن مریم علیہ السلام ہی ہیں ایک گروہ اس عقیدہ کا قائل رہا ہے۔ کہ آنے والا موعود مسلمانوں میں سے ایک امتی فرد ہوگا اور کچھ لوگ یہ مانتے رہے ہیں کہ حضرت عیسےٰ ہی امت محمدیہ میں دوبارہ آئیں گے مگر اس بارے میں اختلاف نہیں ہوا کہ آنے والا مسیح موعود منصب نبوت پانے والا اور زمرۂ انبیاء کا ایک فرد ہوگا۔ یہ مسئلہ تو اتنا واضح اور اجماعی تھا کہ حضرت امام سیوطی کا قول ہے ومن قال بسلب نبوته فقد کفر (حجج الکرامہ) کہ جو شخص مسیح موعود کی نبوت کے سلب کا قائل ہو وہ کافر ہوگا۔

اختلاف کرنے والے تو ہر بات میں اختلاف کر لیتے ہیں غیر مبائعین نے یہ نظریہ قائم کیا ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو مسیح موعود تو تسلیم کیا جائے مگر آپ کو زمرۂ انبیاء کا فرد نہ مانا جائے۔ آج کل جناب شیخ عبدالرحمان صاحب اس نظریہ کی حمایت میں زور لگا رہے ہیں۔ بات کو مختصر کرنے کے لئے ہم آج جملہ غیر مبائع اصحاب کے سامنے صرف ایک فیصلہ کن بات پیش کرتے ہیں اور وہ خود جناب شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری کی شہادت ہے جو انہوں نے ۲۴ر اگست ۱۹۳۵ء کو قلمبند کی تھی۔ جس میں آپ نے گواہی دی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام باقی نبیوں کی طرح نبی ہیں۔ نفس نبوت میں ان میں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں کوئی فرق نہیں۔ انہوں نے یہ بھی تصریح کی ہے کہ اس عہد سعادت مہد میں مجاز اور استعارہ وغیرہ کے الفاظ سے میں نے کبھی نہیں سمجھا تھا۔ کہ حضرت اقدس غیر نبی ہیں یا آپ نفس نبوت میں دوسرے نبیوں سے فروتر ہیں۔

جناب شیخ صاحب کی تحریر کا عکس درج ذیل ہے:۔

میں حضرت صاحب یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ کا احمدی ہوں میں نے ۱۹۰۵ء میں بیعت کی تھی۔

میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اسی طرح کا نبی یقین کرتا تھا اور کرتا ہوں جس طرح خدا کے دیگر نبیوں اور رسولوں کو یقین کرتا ہوں۔ نفس نبوت میں نہ اس وقت فرق کرتا تھا اور نہ اب کرتا ہوں لفظ استعارہ اور مجاز اس وقت میرے کانوں میں کبھی نہیں پڑے تھے۔ بعد میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب میں یہ الفاظ جن معنوں میں استعمال ہوتے ہوئے دیکھے ہیں وہ میرے عقیدہ کے منافی نہیں۔ ان معنوں میں میں اب بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو علی سبیل المجاز ہی نبی سمجھتا ہوں۔ یعنی شریعت جدید کے بغیر نبی۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی بدولت اور حضور کی اطاعت میں فنا ہو کر حضور کا کامل بروز ہو کر مقام نبوت کو حاصل کرنے والا نبی میرے اس عقیدہ کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تقاریر و تحریرات اور جماعت احمدیہ کا متفقہ عقیدہ تھا۔

عبدالرحمان مصری
ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ
۲۴ر اگست ۱۹۳۵ء

"میں حضرت صاحب یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ کا احمدی ہوں۔ میں نے ۱۹۰۵ء میں بیعت کی تھی۔ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اسی طرح کا نبی یقین کرتا تھا اور کرتا ہوں۔ جس طرح خدا کے دیگر نبیوں اور رسولوں کو یقین کرتا ہوں۔ نفسِ نبوت میں میں نہ اس وقت فرق کرتا تھا اور نہ اب کرتا ہوں لفظ استعارہ اور مجاز اس وقت میرے کانوں میں کبھی نہیں پڑے تھے۔ بعد میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب میں یہ الفاظ جن معنوں میں استعمال ہوتے ہوئے دیکھے ہیں وہ میرے عقیدہ کے منافی نہیں۔ ان معنوں میں میں اب بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو علیٰ سبیل المجاز ہی نبی سمجھتا ہوں۔ یعنی شریعت جدید کے بغیر نبی۔ اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی بدولت اور حضور کی اطاعت میں فنا ہو کر حضور کا کامل بروز ہو کر مقام نبوت کو حاصل کرنے والا نبی میرے اس عقیدہ کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تقاریر و تحریرات اور جماعت احمدیہ کا متفقہ عقیدہ تھا۔"

عبدالرحمان مصری ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ

۲۴ر اگست ۱۹۳۵ء"

اب صرف ایک سوال ہے کہ آیا غیر مبائع اصحاب بالخصوص شیخ صاحب موصوف تسلیم کرتے ہیں کہ ان کا عقیدہ آج وہ نہیں رہا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں تھا؟

(خاکسار ابو العطاء جالندھری)

چندہ مجلس انصار اللہ

مجلس انصار اللہ کی مد "چندہ انصار اللہ" کی وصولی اس وقت تک خدا کے فضل سے تسلی بخش ہے۔ مالی سال ۳۱ر دسمبر کو ختم ہو رہا ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ سال کے ختم ہونے پر ہمارا بجٹ سو فیصدی پورا ہو جائے تو اس کی یہی صورت ہے کہ زعماء کرام سال کے بقیہ دنوں میں پوری مستعدی سے وصولی چندہ جات کا کام کریں اور جن اراکین انصار اللہ کے ذمہ بقایا جات ہیں ان وصول کر کے مرکز میں بھجوا دیں۔ آپ نے ہمیشہ مرکز سے تعاون کیا ہے۔ اب بھی مرکز کو آپ کے تعاون اور امداد کی ضرورت ہے۔ جزاکم اللہ خیرا۔

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ ـــ ربوہ)

دعا کی درخواست

مکرم ڈاکٹر کیپٹن عطاء الرحمان صاحب منٹگمری نے حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اپنا اور اپنے اہل و عیال کا وعدہ برائے سال ۶۱-۱۹۶۰ مبلغ -/۱۳۵ روپے پیش کرتے ہوئے چیک مالیتی -/۱۳۵ روپیہ حضور کی خدمت میں پیش کر دیا ہے اور دعا کی درخواست کی ہے۔

احباب جماعت ڈاکٹر صاحب موصوف کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان کی قربانیوں کو قبول فرمائے اور ہر آن اُن کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

(خاکسار وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

”میں دین کو دنیا پر مقدم کروں گا“

”یہ وہ عہد ہے جو ہر احمدی بیعت کے وقت اپنے خدا سے کرتا ہے۔ اس عہد پر ہم کس حد تک قائم ہیں اس کا ثبوت ہمارے عملی نمونے ہی مہیا کر سکتے ہیں۔ اس لحاظ سے جامعہ احمدیہ جو ایک خالص دینی تعلیم کا ادارہ ہے۔ ہمارے اس عہد پر قائم رہنے کی ایک نہایت ممتاز مثال پیش کر سکتا ہے۔ بشرطیکہ ہم اس ادارہ کو ایک مثالی ادارہ بنا دیں۔ مثلاً اپنے عظیم الشان عطایا سے اس کے لئے ایک شایان شان عمارت جلد مکمل کر دیں اور پھر اس میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے اپنے ایسے بچوں کو بھجوائیں جو بہت ہونہار اور صدر درجہ کے ذہین ہوں تاکہ تبلیغ اسلام کے میدان میں ان مجاہدین کے عظیم الشان کارنامے رہتی دنیا تک یادگار رہیں اور آنے والی نسلیں ان پر درود اور سلام بھیجیں۔“ (وکیل التعلیم۔ ربوہ)

فوری ضرورت

”جامعہ احمدیہ کے لئے ایک فزیکل ٹریننگ انسٹرکٹر کی فوری ضرورت ہے۔ انہیں ڈرل کے علاوہ فٹ بال۔ باسکٹ بال۔ والی بال وغیرہ کھیلوں میں دلچسپی اور واقفیت ہونی چاہیئے تا طلبہ کی مختلف ورزشوں اور کھیلوں کی کماحقہٗ نگرانی کر سکیں۔

خواہشمند نوجوان اپنی درخواستیں پریذیڈنٹ جماعت کی تصدیق کے ساتھ وکالت تعلیم کو بلا تاخیر بھجوائیں۔ گریڈ حسب قابلیت دیا جائے گا۔“ (وکیل التعلیم تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ)

پانچ سالہ سکیم تعلیمی قرضۂ حسنہ

اس کی بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے جو حضور نے مشاورت ۱۹۵۲ء میں فرمایا تھا کہ غرباء کو ابھارنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

جماعت کا ہر پیشہ کا فرد مرد ہو یا عورت اس میں حصہ لے سکتا ہے جو کم از کم ایک روپیہ ماہوار یا چھ روپے سششماہی بمد سکیم مرکز میں بھیجے۔ کسی ممبر کو پہلے پانچ سال کے دوران میں اپنی جمع شدہ رقم کا کوئی حصہ واپس طلب کرنے کا اختیار نہ ہوگا۔ چھٹے سال ۱/۵ حصہ واپس ملے گا اور ساتویں سال ۲/۵ اور علیٰ ہذ القیاس دسویں سال ساری رقم بقایا۔

جو احباب پچاس روپے ماہوار پانچ سال تک جمع کرائیں گے ان کی رقم سے جاری شدہ وظیفہ ان کے نام پر ہوگا۔ اور مخلص بالذات کہلائے گا۔ یہ وظائف میٹرک کے بعد کی تعلیم کے لئے جاری ہوں گے۔ ممبران بطور قرضۂ حسنہ دیں گے۔ ان کی رقم پراویڈنٹ فنڈ کے طریق پر جمع ہوتی رہے گی اور وظائف لینے والے طلباء حسب قواعد نظارت تعلیم سے بطور قرضہ حسنہ وظائف لیں گے۔

یہ ایک صدقہ جاریہ ہے اس میں شامل ہو کر احباب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے منشاء مبارک کو پورا کر سکتے ہیں۔

آپ حسب استطاعت حصہ لے کر عند اللہ ماجور ہوں اور رقم ماہ بماہ چندہ کے ساتھ بمد ”پانچ سالہ سکیم تعلیمی قرضۂ حسنہ“ ارسال فرمایا کریں۔ (ناظر تعلیم)

اعمال

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

”واضح رہے کہ صرف زبان سے بیعت کا اقرار کرنا کچھ چیز نہیں ہے۔ جب تک دل کی عزیمت سے اس پر پورا پورا عمل نہ ہو۔ پس جو شخص میری تعلیم پر پورا پورا عمل کرتا ہے وہ اس میرے گھر میں داخل ہو جاتا ہے۔ جس کی نسبت خدا تعالیٰ کی کلام میں یہ وعدہ ہے انی احافظ کل من فی الدار یعنی ہر ایک جو تیرے گھر کی چار دیوار کے اندر ہے۔ میں اس کو بچاؤں گا۔ اس جگہ یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ وہی لوگ میرے گھر کے اندر ہیں جو میرے اس خاک و خشت کے گھر میں بود و باش رکھتے ہیں۔ بلکہ وہ لوگ بھی جو میری پوری پیروی کرتے ہیں میرے روحانی گھر میں داخل ہیں۔“ (کشتی نوح)

(نائب قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔

وصولی چندہ وقف جدید۔ سال چہارم

احباب کرام جنہوں نے چندہ ارسال فرمایا ہے۔ اُن کے اسماء درج ذیل ہیں جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ (ناظم مال وقف جدید)

نمبر شمار	نام مع مکمل پتہ	ادائیگی
۱	مکرم ملک عبد الرحمٰن صاحب رئیس قصور	۱۰۰ — ۰۰
۲	” شیخ محمد اقبال صاحب کوئٹہ	۱۰۰ — ۰۰
۳	مکرمہ امۃ الحی صاحبہ ربوہ	۶ — ۱۳
۴	” اہلیہ صاحبہ حضرت حافظ روشن علی صاحب رضی اللہ عنہ	۱۰ — ۰۰
۵	” سکینہ بی بی صاحبہ اہلیہ ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب بابا لابو آباد	۹ — ۲۵
۶	” عائشہ بی بی صاحبہ اہلیہ صوبیدار حبیب الرحمٰن صاحب ”	۶ — ۲۵
۷	” صفیہ صادقہ صاحبہ اہلیہ چوہدری منظور احمد صاحب ”	۶ — ۲۵
۸	” مکرم سید عبد الباسط شاہ صاحب دار النصر جنوبی ربوہ	۱۰ — ۰۰
۹	” میاں رشید احمد صاحب سنوری احمد کمرشل کالج راولپنڈی	۱۰ — ۰۰
۱۰	” قدسیہ بشریٰ صاحبہ بنت شیخ عبد اللطیف صاحب کوئٹہ	۸ — ۰۰
۱۱	” محمود احمد صاحب سنوری کوئٹہ	۶۰ — ۰۰
۱۲	” محمد شریف صاحب جماعت احمدیہ تپوکی ضلع لاہور بلا تفصیل	۸ — ۰۰
۱۳	” لال دین صاحب کوٹ احمدیاں ضلع حیدر آباد	۶ — ۵۰
۱۴	” محمد شفیع صاحب ” ” ” ”	۶ — ۵۰
۱۵	” چوہدری فتح علی صاحب چک ۲۲۳/۹۰R ضلع بہاولنگر	۱۸ — ۰۰
۱۶	” فیض عالم صاحب مانوکے ککنت ضلع سیالکوٹ	۱۲ — ۰۰
۱۷	” سید محبوب علی شاہ صاحب گوہد پور ضلع سیالکوٹ	۱۱ — ۰۰
۱۸	” مبارک احمد صاحب تمر گڑھی ضلع گوجرانوالہ	۶ — ۲۵
۱۹	” چوہدری سردار خان صاحب نو نارڈ ضلع گوجرانوالہ	۸ — ۰۰
۲۰	” مستری عبد الحمید صاحب ڈگری ضلع تھرپارکر	۶ — ۷۵
۲۱	” محمد انور صاحب فیروز والا ضلع گوجرانوالہ	۱۶ — ۵۰
۲۲	” چوہدری نواب خاں صاحب بھاگووال ضلع سیالکوٹ	۶ — ۰۰
۲۳	” اہلیہ صاحبہ مستری عبد الحمید صاحب ڈگری ضلع تھرپارکر	۶ — ۷۵
۲۴	” چوہدری عزیز اللہ صاحب پریذیڈنٹ عارف والہ ضلع منٹگمری بلا تفصیل	۱۸ — ۰۰
۲۵	” چوہدری حشمت اللہ صاحب سکرٹری مال چک ۳۶/جنوبی ضلع سرگودھا	۱۵ — ۰۰
۲۶	” میاں محمد صاحب چاہ گھنے والا ضلع ملتان	۶ — ۵۰
۲۷	مکرمہ خورشید بیگم صاحبہ چک ۹۸/جنوبی ضلع سرگودھا	۷ — ۰۰
۲۸	مکرم صوبیدار میجر محمد اقبال صاحب کانگو	۹ — ۵۰
۲۹	” منشی غلام محمد صاحب نبی سر روڈ ضلع تھرپارکر	۷ — ۰۰
۳۰	” بشیر احمد صاحب بھٹی ” ” ” ”	۶ — ۲۵
۳۱	” رشید احمد صاحب بٹ ” ” ” ”	۷ — ۰۰
۳۲	” مرزا منصور احمد صاحب ” ” ” ”	۷ — ۰۰
۳۳	” رشید احمد صاحب بھٹی ” ” ” ”	۶ — ۲۵
۳۴	” محمد صدیق صاحب ” ” ” ”	۶ — ۲۵
۳۵	” ڈاکٹر قمر احمد صاحب داہلہ ” ” ”	۱۴ — ۰۰
۳۶	” محمد خاں صاحب ” ”	۱۳ — ۰۰
۳۷	” پریذیڈنٹ صاحب کافورہ ضلع راجشاہی بلا تفصیل	۴۲ — ۰۰
۳۸	” چوہدری جلال دین صاحب صدر جماعت چک ۳۷/جنوبی ضلع سرگودھا بلا تفصیل	۷۹ — ۳۷
۳۹	” مرزا نور احمد صاحب سیکرٹری مال نسووالی سوہل بلا تفصیل ضلع گجرات	۱۲ — ۷۶

گمشدہ پین

صوفی کریم بخش صاحب دکاندار گولبازار کا ایک عدد فونٹین پین جس کا رنگ سیاہ۔ نب گول خول کے سرے پر لالی دھاری ہے۔ اسٹیشن اور گولبازار کے درمیان گم ہو گیا ہے اگر کسی کو ملا ہو تو صوفی صاحب کو بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ (نذیر احمد ٹیچر ٹی۔ آئی ہائی سکول ربوہ۔)

سائنسی معلومات دیہی علاقوں میں پہنچانا ضروری ہے

بوریوالہ کالج کے سائنس بلاک کا افتتاح کرتے ہوئے صوبائی گورنر کی تقریر

بوریوالا ۲۳ نومبر۔ مغربی پاکستان کے گورنر ملک امیر محمد خاں نے کہا ہے کہ سائنسی علم دیہی علاقوں میں پہنچانا ضروری ہے۔ تاکہ دیہات میں رہنے والے لوگ بھی اس علم کو سمجھ سکیں اور سائنسی ایجادات سے فائدہ اٹھا سکیں۔ صوبائی گورنر نے مقامی میونسپل کالج کے داؤد سائنس بلاک کا افتتاح کرتے ہوئے یہ الفاظ کہے۔

آپ نے کہا کہ ہم جیسی ترقی کے اس دور میں تعلیم کو عام کرنے کے سلسلہ میں عوام پر بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے اور افراد کو نجی اداروں اور تنظیموں کو بھی تعلیمی مصارف پورے کرنے کے سلسلہ میں اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کی پوری کوشش کرنی چاہئیے

آپ نے کہا کہ ترقی یافتہ اور خوشحال ملکوں میں بھی حکومتیں ہی تعلیمی اداروں کے مصارف پورے کرنے کی ذمہ داری نہیں اٹھاتیں بلکہ نجی ادارے اور افراد تعلیمی اخراجات پورے کرنے میں مدد دیتے ہیں۔

گورنر نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ "ہمارے عوام نے ہر قسم کی ضرورت پوری کرنے کی عادت ابھی تک ترک نہیں کی اور لوگ حکومت سے توقعات وابستہ کرتے وقت اس بات کو فراموش کر دیتے ہیں کہ پاکستان کی صنعتی اور اقتصادی ترقی کے اس مرحلہ پر اپنے محدود وسائل کے باعث حکومت لوگوں کی ہر ضرورت اکیلی پوری نہیں کر سکتی۔

صوبائی گورنر نے اس بات پر اطمینان کا اظہار کیا کہ اب داؤد کارپوریشن جیسے عوامی ادارے آگے آ رہے ہیں اور تعلیم کی ترقی کے کام کو پایہ تکمیل تک پہنچانے میں مدد دے رہے ہیں۔

ملک امیر محمد خاں نے کہا۔ حکومت یہ چاہتی ہے کہ تعلیمی اصلاحات کمیشن نے قومی تعلیمی نظام کے لئے جن مقاصد کی نشاندہی کی تھی۔ وہ جلد از جلد پورے کئے جائیں۔ اس مقصد کے لئے یہ ضروری ہے کہ تعلیمی ضرورتیں پوری کرنے

- - - - - - -

کرنے کے لئے تعلیم کمیشن کے مجوزہ معیار ہر شعبہ میں برقرار رکھے جائیں۔ اور تعلیمی اداروں کو موزوں عملہ اور ساز و سامان مہیا کیا جائے۔

گورنر مغربی پاکستان نے اس بات کی تعریف کی کہ بوریوالہ کا میونسپل کالج بنیادی جمہوریتوں کے نظام کے تحت مقامی آبادی کے وسائل سے قائم کیا گیا ہے۔ آپ نے کہا کہ ترقیاتی کاموں میں بلدیاتی اداروں پر بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے اور وہ اپنی جدوجہد اور محنت سے اس شعبہ میں خاص طور پر تعلیمی ترقی کے میدان میں بہت کچھ کر سکتے ہیں۔

اشتراکیت سے مفاہمت انسانیت سے غداری ہے

عمان (اردن) ۲۳ نومبر۔ اردن ریڈیو نے ایک نشریہ میں کہا ہے کہ اگر عرب ملکوں نے اشتراکیت سے مفاہمت کر لی تو یہ اقدام انسانیت اور اس کے سب سے قیمتی سرمائے "آزادی" نسبت سے غداری کے مترادف ہوگا۔ عرب قوم پرستی کو کمیونسٹ سامراج سے لاحق خطرہ کے بارے میں اردن ریڈیو نے کہا کہ دنیا میں انسانی حقوق پر یقین رکھنے اور نہ رکھنے والی طاقتوں میں زبردست تصادم ہو رہا ہے یہ تصادم ہر کہیں ہے۔ شام، مصر، لبنان، عراق اور اردن میں بھی یہ جدوجہد جاری ہے جہاں آزادی اور اشتراکیت ایک دوسرے سے برسرپیکار ہیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ہم

- - - - - - -

مذہب کی خاطر ہم اشتراکیت کے خلاف جنگ کرتے ہیں اور اپنی روایات کے لئے ہم کمیونسٹ غلبہ سے اپنا تحفظ چاہتے ہیں۔ یہ ہماری ذمہ داری ہم سے اس امر کی متقاضی ہے کہ ہم تخریب پسند اشتراکی سامراج کا پراپیگنڈا کرنے والوں کے خلاف جنگ کریں۔

ملکھا سنگھ ڈپٹی ڈائرکٹر سپورٹس بن گئے

چنڈی گڑھ۔ بھارت کے مشہور اتھلیٹ ملکھا سنگھ جنہیں "اڑنے والا سکھ" بھی کہا جاتا ہے حکومت مشرقی پنجاب کے سپورٹس ڈیپارٹمنٹ میں ڈپٹی ڈائرکٹر مقرر کر دیئے گئے ہیں۔ ملکھا سنگھ بھارت کی طرف سے متعدد بین الاقوامی مقابلوں میں شرکت کر چکے ہیں۔ انہوں نے ۱۹۵۶ء میں میلبورن اولمپکس، ۱۹۵۸ء میں ٹوکیو کی ایشیائی کھیلوں اور ۱۹۶۰ء میں روم اولمپکس میں بھارت کی نمائندگی کی تھی۔ وہ حال ہی میں بھارت کی مسلح افواج میں جونیئر کمشنڈ آفیسر تھے۔

امریکہ میں مصنوعی پھولوں کی درآمد

ہانگ کانگ ۲۳ نومبر۔ ہانگ کانگ نے گذشتہ مہینے ایک کروڑ پچاسی لاکھ ڈالر (ہانگ کانگ) مالیت کے مصنوعی پھول امریکہ کو برآمد کئے ہیں۔ ہانگ کانگ میں جس مقدار میں مصنوعی پھول تیار کئے جاتے ہیں۔ ان کا خصوصاً تین چوتھائی حصہ امریکہ کو برآمد کیا جاتا ہے۔

نئی پارلیمنٹ کا افتتاحی اجلاس راولپنڈی میں ہوگا"

"اسلام آباد میں ایک شاندار مسجد تعمیر کی جائے گی" (بھٹو)

راولپنڈی ۲۳ نومبر۔ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے کل ایک بیان میں کہا ہے کہ نئی پارلیمنٹ کا افتتاحی اجلاس راولپنڈی میں ہوگا۔ انہوں نے بتایا کہ صدارتی کابینہ اس سلسلہ میں قطعی فیصلہ کر چکی ہے اور اعلیٰ حکام پر مشتمل ایک کمیٹی قائم کر دی گئی ہے جو نئی پارلیمنٹ کا پہلا اجلاس راولپنڈی میں منعقد کرنے کے سلسلہ میں کوئی موزوں عمارت تلاش کرے گی۔

اس سے پہلے بعض اخبارات میں اس مفہوم کی اطلاعات شائع ہو چکی ہیں کہ جگہ کی کمی کے باعث قومی پارلیمنٹ کا پہلا اجلاس راولپنڈی میں منعقد نہیں ہوگا۔ مسٹر بھٹو نے ان اطلاعات کی تردید کرتے ہوئے واضح الفاظ میں کہا ہے کہ صدارتی کابینہ پارلیمنٹ کا آئندہ اجلاس راولپنڈی میں بلانے کے بارے میں قطعی فیصلہ کر چکی ہے

قدرتی وسائل کے محکمہ کے وزیر مسٹر بھٹو نے اخباری نمائندوں سے گفتگو کرتے ہوئے اس بات کا بھی انکشاف کیا کہ پاکستان کے نئے دارالحکومت اسلام آباد میں ایک عظیم الشان مسجد تعمیر کی جائے گی۔ آپ نے کہا کہ ہمارا ارادہ ایک ایسی باعظمت اور خوبصورت مسجد تعمیر کرنے کا ہے جس پر سارا عالم اسلام فخر کر سکے۔ مسٹر بھٹو نے امید ظاہر کی کہ ملک کے ممتاز صنعت کار اور عوام اس مسجد کی تعمیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گے۔ آپ نے کہا کہ نئی مسجد حقیقی معنوں میں فن تعمیر کا شاندار نمونہ ہوگی

مسٹر بھٹو تعمیرات کے وزیر بھی ہیں انہوں نے اسلام آباد کے تعمیری منصوبوں کی تفصیلات بتاتے ہوئے کہا کہ نئے دارالحکومت میں تعمیر مکانات کے منصوبوں کو جلد مکمل کرنے کے لئے حکومت کئی سہولتیں دے گی۔ آپ نے کہا کہ اس سلسلہ میں بہت سی تجاویز حکومت کے زیر غور ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ایک فیصلہ یہ کیا گیا ہے کہ نئے دارالحکومت میں نجی مکانات کے لئے مختص کی ہوئی زمین صرف ناگزیر حالات ہی میں سرکاری تحویل میں لی جائے گی اور مغربی پاکستان کے کرایوں پر پابندی کے قانون کا اطلاق اسلام آباد میں نجی تعمیرات پر نہیں ہوگا۔ مسٹر بھٹو نے بتایا کہ ارکان پارلیمنٹ کے لئے ہوسٹل کی تعمیر آئندہ سال کے آغاز میں شروع ہو جائے گی انہوں نے کہا کہ ہوسٹل کا نقشہ اسی سال مکمل ہو جائے گا۔ نقشہ ایک اطالوی فرم تیار کر رہی ہے۔ نقشہ کی تکمیل کے بعد تعمیراتی فرموں سے ٹینڈر طلب کئے جائیں گے۔ مسٹر بھٹو نے کہا کہ دارالحکومت کی تعمیر کا کام خاصی اطمینان بخش رفتار سے ہو رہا ہے۔ اور امید ہے کہ تعمیر کام کی یہ رفتار برقرار رکھی جائے گی۔

ڈھائی کروڑ روپیہ کی متروکہ اراضی ہتھیا لی گئی

لائلپور ۲۳ نومبر۔ حلقہ لائلپور کی انفورسمنٹ پولیس نے دس ارکان پر مشتمل دھوکے بازوں کے ایک گروہ کا انکشاف کیا ہے جنہوں نے جعلی دستاویزات تیار کر کے اور محکمہ مال کے افسروں کو جھوٹے بیان دے کر جھنگ، شیخوپورہ، لائلپور اور گوجرانوالہ اضلاع میں چوبیس ہزار یونٹ متروکہ اراضی حاصل کر لی تھی۔ اس اراضی کی قیمت کا اندازہ ڈھائی کروڑ روپیہ ہے۔ لائلپور انفورسمنٹ سٹاف کے بیان کے مطابق تمام ملزم ضلع جھنگ کے مشہور زمیندار ہیں اور منڈھی گڑھی، ضلع کرنال (بھارت) کے معزز خاندانوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس گروہ نے ۱۹۴۷ء میں پاکستان آنے پر ان افراد کے نام پر کلیم داخل کئے جو ۱۹۴۷ء کے فسادات میں بھارت میں ہلاک کر دیئے گئے تھے۔ پولیس نے ملزموں کے خلاف مارشل لاء کے ضابطہ ۴۹ کے تحت مقدمہ درج کر لیا ہے اور مزید تحقیقات جاری ہے۔ مقامی انفورسمنٹ پولیس نے مزید جعلی معاوضہ کتابوں کا پتہ لگایا ہے ان کی مالیت دو لاکھ ایک ہزار چار سو ایک روپیہ ہے۔ قبل ازیں پولیس ستائیس لاکھ ستاسی ہزار ایک سو اٹھاسی روپیہ مالیت کی جعلی معاوضہ کتب ...

"میں کپڑے کے کارخانہ داروں کی کارکردگی سے قطعاً مطمئن نہیں"

بزنس مینز سیمینار کے آخری اجلاس میں وزیر تجارت کا اعلان

لاہور ۲۴ نومبر۔ کل بزنس مینز سیمینار کے آخری اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے وزیر تجارت مسٹر حفیظ الرحمٰن نے کہا کہ میں کپڑے کے کارخانہ داروں کی کارکردگی سے قطعاً مطمئن نہیں وہ عام آدمیوں کی ضروریات کو پورا کرنے میں بالکل ناکام رہے ہیں۔

بزنس مینز سیمینار میں ڈائرکٹر صنعت مغربی پاکستان مسٹر مجید مفتی نے بتایا کہ اگر لٹھے کپڑے کی موجودہ قلت دور نہ کی گئی تو اس امر کا امکان ہے کہ حکومت لٹھا کی پیداوار اور تقسیم پر کنٹرول عائد کرے۔

شام کے اجلاس میں وزیر تجارت مسٹر حفیظ الرحمٰن نے سوتی کپڑے کے صنعت کاروں کے رویہ پر کڑی نکتہ چینی کی اور کہا کہ کپڑے کے صنعت کار کپڑے کی صورت حال کو بہتر بنانے میں ناکام رہے ہیں۔ وزیر تجارت نے کہا کہ "میں ان لوگوں کی کارکردگی سے قطعاً مطمئن نہیں ہوں"۔

آپ نے کہا کہ حکومت نے پیداوار میں اضافہ کی توقع کے پیش نظر خام مال اور مشینری کی فراخدلانہ درآمد کی جو سہولتیں سوتی کپڑے کے صنعت کاروں کو فراہم کی ہیں ان کے پیش نظر ٹیکسٹائل انڈسٹری کے صنعت کار عام آدمی کی ضرورتوں کو پورا کرنے میں قطعاً ناکام رہے ہیں۔

وزیر تجارت نے امید ظاہر کی کہ صنعتی ترقی اور آزاد کاروباری مقابلے کے لئے مناسب اور سازگار ماحول پیدا کرنے کی غرض سے حکومت نے جو اقدامات کئے ہیں ان کے مفید نتائج جلد سامنے آئیں گے اور عام ضرورت کی اشیاء کی قیمتیں کم ہو جائیں گی۔

انہوں نے اس بات پر خوشی کا اظہار کیا کہ پاکستان اور غیر ممالک کے ممتاز تاجر صنعت کار اور اقتصادیات کے ماہر اس سیمینار میں شریک ہوئے۔ مسٹر حفیظ الرحمٰن نے آخری اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے تاجروں اور صنعت کاروں کو یاد دلایا کہ قوم کی طرف سے ان پر جو فرض عاید ہوتا ہے وہ اسے فراموش نہ کریں۔ آپ نے امید ظاہر کی کہ تاجر اور صنعت کار اپنے قومی فرض کا احساس کرتے ہوئے عام آدمی کو بھی قومی خوشحالی میں اس کا جائز حصہ دیں گے۔

ویٹ نام کے سیلاب زدگان کے لئے عطیہ

کراچی ۲۴ نومبر۔ پاکستان ریڈ کراس سوسائٹی جنوبی ویٹ نام کے سیلاب زدوں کی امداد کیلئے دس ہزار گز کپڑا دے گی یہ اقدام جنرل برکی کی ہدایت کے مطابق کیا جا رہا ہے۔

حکومت ملک سے ملیریا اور تپ دق کے انسداد کا تہیہ کر چکی ہے

"طبی سہولتوں کے باعث پاکستانی باشندے سو برس تک زندہ رہ سکیں گے" (برکی)

حیدر آباد ۲۴۔ وزیر صحت محنت اور سماجی بہبود جنرل واجد علی برکی نے کل صبح یہاں کہا کہ انقلابی حکومت ملک سے ملیریا اور تپ دق کے انسداد کا عزم کر چکی ہے آپ نے کہا حکومت نے حال ہی میں جو طبی اصلاحات نافذ کی تھیں وہ دور رس اہمیت کی حامل ہیں اور ان سے عوام کو ان کے اپنے گھروں کے قریب ہی بہتر اور سستی طبی امداد مہیا ہو گی۔ آپ نے کہا طبی سہولتوں سے اس ملک کے عوام سو برس تک زندہ رہ سکیں گے۔

جنرل برکی یہاں سے کوئی پچاس میل دور بولاری کے مقام پر ایک دیہی مرکز کا سنگ بنیاد رکھ رہے تھے حیدر آباد ڈویژن کے کمشنر مسٹر نیاز احمد بھی موجود تھے۔ جنرل برکی نے اس موقع پر اردو میں تقریر کی۔ آپ نے کہا کہ دوسرے پنجسالہ منصوبہ میں سابق سندھ کے علاقہ میں طبی سہولتوں میں توسیع کے لئے کافی بڑی رقم رکھی گئی ہے آپ نے کہا یہ سندھ کا علاقہ اس معاملہ میں باقی ملک سے بہت پیچھے رہ گیا تھا۔ جنرل برکی نے کہا کہ مراکز صحت کا ایک جال بچھا دیا جائے گا۔ تاکہ لوگوں کو فوری طور پر طبی امداد مل سکے۔ اور انہیں طبی امداد حاصل کرنے کے لئے شہروں تک طویل سفر اختیار نہ کرنا پڑے۔ آپ نے کہا یہ مرکز پچاس ہزار افراد کی آبادی کے لئے ہو گا۔ یہ مراکز اپنے علاقوں میں وبائیں روکنے اور خطرناک بیماریوں پر کنٹرول کرنے کے سلسلہ میں موثر احتیاطی اقدامات بھی کریں گے۔

یہ مرکز صحت دو لاکھ اکسٹھ ہزار پانچ سو روپیہ کی لاگت سے تعمیر کیا جا رہا ہے۔

محترمہ امۃ الکریم صاحبہ کی وفات

بقیہ صفحہ اول

قبول کرنے والی پہلی خاتون تھیں۔ بہت مخلص نیک اور صالح خاتون تھیں۔ اکثر وقت دعاؤں اور ذکر الٰہی میں ہی گزرتا۔ قرآن مجید سے بے حد عشق تھا۔ سلسلہ احمدیہ سے اخلاص و محبت کا یہ عالم تھا کہ ۱/۳ حصہ کی وصیت کی ہوئی تھی۔ مالی جہاد میں ہمیشہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی رہیں اسی طرح تبلیغ کا بھی بہت شوق تھا۔ مہمان نوازی اور غرباء پروری کا وصف بھی اللہ تعالیٰ نے آپ کو ودیعت کیا تھا۔ زندگی میں آپ کی ہر آن یہی کوشش تھی کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا عہد پورا ہو۔ چنانچہ حتی المقدور اس عہد کو زندگی بھر نبھایا۔

مرحومہ رضی نے ایک فرزند اور تین بیٹیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں لیفٹننٹ کمانڈر منظور الحق صاحب جنرل ہیڈکوارٹرز راولپنڈی آپ کے صاحبزادے ہیں نیز آپ کی چھوٹی صاحبزادی امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ ایم۔ اے جامعہ نصرت ربوہ میں لیکچرار ہیں اور آپ ان کے پاس ہی ربوہ میں رہائش رکھتی تھیں۔

جماعتہائے احمدیہ نماز جنازہ غائب پڑھیں نیز دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ رض کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور اپنے خاص مقام قرب سے نوازے نیز جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ آمین ٭

درخواستِ دعا

برادرم چوہدری ہدایت اللہ صاحب نے اطلاع دی ہے کہ مکرم چوہدری حبیب اللہ صاحب غوث گڑھی چک ۳۸ ج ب ضلع سرگودہا میں چند دنوں سے صاحب فراش ہیں اور بہت کمزور ہو گئے ہیں مکرم چوہدری صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ہیں۔ قارئین سے صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردمندانہ دعاؤں کی درخواست ہے۔
(خاکسار محمد ابراہیم احمد نگر)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴